کا تلاطم ابھی تھما نہیں ہے آنسو تھم گئے مگر جذبات و احساسات میں رقتوں کی کیفیت ہنوز باقی ہے۔ جن لوگوں پر حضرتؒ کی شخصیت، ان کا مشن، ان کا پیغام، ان کی تحریک اور آن کے مساعی جس قدر زیادہ واضح تھے۔ آج وہ اتنے ہی بے قرار ہیں۔ ان کی بپا کردہ فروغ علم، ترویج جہاد اور نفاذِ شریعت کی تحریک سے وابستہ ہر فرد خواہ وہ علمی اور ذہنی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار سے کسی درجے کا کیوں نہ ہو آج بے اختیار حضرت کے بلند کردار اور مجاہدانہ زندگی کو اپنی ممکنہ حد تک خراج تحسین پیش کرنے میں پیش پیش ہے۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ، افغان اتحاد کونسل اور محاذ جنگ کے جرنیلوں نے متفقہ طور پر ۱۴ اکتوبر کو جناح پارک پشاور میں "مولانا عبدالحق کانفرنس" کے انعقاد کا فیصلہ کرلیا ہے جس میں ان کے مقدس مشن اور تحریک کو منزل سے ہم کنار کرنے کے لئے ان کے ہزاروں تلامذہ فضلاء دارالعلوم دیوبند، فضلاء حقانیہ، ملک بھر کے علماء کرام، جہادِ افغانستان کے میدان کارزار کے جرنیل۔ افغان قائدین، مہاجرین و مجاہدین اور جمعیت علماء اسلام کے لاکھوں کارکن اور عامۃ المسلمین اس بات کا عہد کریں گے کہ ہم حضرت قائد شریعتؒ کے مشن کی تکمیل میں سب کچھ قربان کریں گے۔ جہاد افغانستان کو کامیابی تک پہنچا کر اور پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرکے دم لیں گے۔ اور مشرق و مغرب کی طرف سے اٹھنے والے ہر باطل طوفان کے سامنے سدِ سکندری بن کر باطل طاقتوں کے عزائم خاک میں ملا کر رکھیں گے۔

★ قائدِ شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ جس مرتبے اور مقام کی علمی شخصیت تھے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر زیادہ وقیع اور ٹھوس علمی اور تحقیقی کام ہو۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جائے گا حضرت قائد شریعتؒ کا علمی و دینی اور خالص اسلامی سیاسی تشخص، ماضی کے مقابلے میں مزید ابھرتا چلا جائے گا۔ سیاسی کشیدگیوں، گروہی وابستگیوں اور جماعتی تعصبات سے آلودہ پس منظر جیسے جیسے دھندلائے گا۔ ویسے ویسے حضرتؒ کے درست سیاسی موقف، دینی خدمات اور علمی شخصیت میں کشش بڑھے گی۔ آنے والے زمانے میں حضرتؒ کے علمی دینی قومی و ملی اور سیاسی خدمات پر ملک و بیرونِ ملک کی جامعات میں تحقیق و تنقید ہوگی۔ زندگی کی طرح آپ کے ارتحال کے بعد بھی آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پی ایچ ڈی کرنے والے کام کرتے رہیں گے۔

آخری گذارش آخر میں حضرت شیخؒ کے ارادتمندوں، محبین و مخلصین، فضلاء حقانیہ اور عامۃ المسلمین سے یہی گذارش ہے کہ اب حضرت قائد شریعتؒ کی شخصیت سے زیادہ ان کی فکر، ان کے موقف، ان کا لگایا ہوا گلشن علم "دارالعلوم حقانیہ" اور ان کا متعین کردہ مقصد حیات زیادہ عزیز ہونا چاہیئے۔ ہماری توجہ کا ہدف صرف حضرت شیخؒ کی ذات اور شخصیت ہی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ پوری کائنات میں ان کے فکر و شعور، ان کے نظریات اور ان کے خیالات کی قندیلیں روشن کی جائیں۔ فکر و نظر، نفاذِ شریعت اور تعلیم و تربیت اور جہاد افغانستان کا سلسلہ جاری رہے۔ حضرت قائد شریعتؒ محض مدرس، محض فقیہہ یا خطیب یا محض ایک سیاستدان ہی نہیں تھے بلکہ وہ بڑے مرتبے والے سیرت ساز، آدم گر اور